# مطالعاتی جائزہ

## خیبر پختونخوا میں قدرتی آفات سے پیشگی تیاری
## اور ان سے نمٹنے میں مقامی حکومتوں کا کردار

FRIEDRICH EBERT STIFTUNG
PAKISTAN OFFICE

# مطالعاتی جائزہ

## خیبرپختونخوا میں آفات سے پیشگی تیاری اوران سے نمٹنے میں مقامی حکومتوں کا کردار

## تحقیق کا مفروضہ

پاکستان میں اگست 2022 کے سیلاب سے پیشگی تیاری اوراس سے نمٹنے میں فعال اور

سرگرم مقامی حکومتوں کا کیا موثر کردار ہوسکتا تھا؟

(خیبرپختونخوا سے مثال)

# فہرست موضوعات


- فہرستِ مخففات ........ i
- پیش لفظ ........ iii
- مطالعاتی جائزے کا خلاصہ (Executive Summary) ........ 1
- مطالعاتی جائزے کا تعارف اور مقاصد ........ 4
- خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 (ترمیم شدہ 2022) کے مطابق آفات سے پیشگی تیاری اور اس کے دوران ان سے نمٹنے میں مقامی حکومتوں کا کردار ........ 6
- خیبر پختونخوا میں مقامی حکومتوں کا قدرتی آفات سے پیشگی تیاری اور ان سے موثر طریقے سے نمٹنے کے کردار کے حوالے سے موجودہ صورتحال اور درپیش مشکلات ........ 8
- خیبر پختونخوا میں NDMA, PDMA اور DDMA کے حکمت عملیوں کے مطابق آفات سے پیشگی تیاری اور ان سے نمٹنے میں مقامی حکومتوں کا کردار ........ 10
- پاکستان اور خیبر پختونخوا میں قدرتی آفات سے پیشگی تیاری اور انتظام کے لئے ترقیاتی سٹیک ہولڈرز (این جی اوز، آئی این جی اوز اور اقوام متحدہ) کے ذریعہ تیار کردہ اور اپنائے جانے والے طرز عمل اور حکمت عملیاں اور ان میں مقامی حکومتوں کی موثر شرکت ........ 12
- دنیا کے دیگر ممالک میں موجود مقامی حکومتوں کے مضبوط نظام اور قدرتی آفات کے دوران ان کے موثر کردار ........ 14
- خیبر پختونخوا میں مقامی حکومتوں کو قدرتی آفات سے پیشگی تیاری اور ان سے موثر طریقے سے نمٹنے کے عمل میں مقامی حکومتوں کے نظام کو موثر طور پر شامل کرنے کے لئے تجاویز و سفارشات ........ 16
- مطالعاتی تجزیے کے آخذات (Conclusions) ........ 19
- حوالہ جات ........ 21

# فہرستِ مخففات

| | |
|---|---|
| DDMO | ڈسٹرکٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ آفیسر |
| DPMP | ڈیزاسٹر پریپیڈنس اینڈ مینجمنٹ پراجیکٹ |
| DRM | ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ |
| DDMU | ڈسٹرکٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ یونٹ |
| DDMA | ڈسٹرکٹ ڈزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی |
| INGOs | انٹرنیشنل نان گورنمنٹ آرگنائزیشنز |
| NGOs | نان گورنمنٹ آرگنائزیشنز |
| LG | لوکل گورنمنٹ |
| NDMA | نیشنل ڈزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی |
| PDMA | پروینشل ڈزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی |
| PPAF | پاکستان پاورٹی ایلیویشن فنڈ |
| RSPN | رورل سپورٹ پروگرام نیٹ ورک |
| TMA | تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن |
| TMO | تحصیل میونسپل آفیسر |

# پیش لفظ

دنیا بھر میں مقامی حکومتوں کو جمہوری نظام میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ پاکستان بھی دوسرے ملکوں سے اس معاملے میں الگ نہیں مگر یہاں مقامی حکومتوں کا نظام عدم توجہی کا شکار ہے۔ پاکستان میں حالیہ سیلابوں سے ہونے والی تباہ کاریوں نے یہ سوچنے پر مجبور کیا ہے کہ اگر ہمارے صوبوں میں مظبوط مقامی حکومتوں کا نظام موجود ہوتا تو سیلاب سے نمٹنا موثر طور پر سرانجام دیا جا سکتا۔ اِسی پس منظر میں شاد بیگم کا لکھا یہ تجزیہ نہایت اہمیت کا حامل ہے۔

ایف۔ای۔ایس پاکستان یہ توقع کرتا ہے کہ یہ مطالعاتی تجزیہ اور اس میں مرتب کردہ سفارشات مقامی حکومتوں پر اہم معلومات فراہم کرے گا اور اس کے سبب تعمیری مباحثے ترتیب پائیں گے۔

سدرہ سعید
پروگرام ایڈوائزر

ڈاکٹر نِیلس ہیگیوِش
کنٹری ڈائریکٹر

## مطالعاتی جائزے کا خلاصہ (Executive Summary)

عالمی حدت میں اضافے اوراس کے نتیجے میں ہونے والی موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے دنیا بھر میں قدرتی آفات میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے یہ آفات ترقی یافتہ اورترقی پزیرممالک کو یکساں طور پر متاثر کررہی ہیں۔پچھلے دوتین سالوں میں ان موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے مختلف ممالک میں مختلف قدرتی آفات رونما ہوئیں جیسے آسٹریلیا، کیلیفورنیا، ترکی، سپین اور یونان کے جنگلات میں لگنے والی آگ کہ جن کو بجھانے اوران پر قابو پانے میں باوجود جدید ٹیکنالوجی، بھرپور وسائل اورمشینری کے متعلقہ حکومتوں کو ایک لمبے وقت کے لئے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جبکہ ان آفات سے ہونے والے نقصانات کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔اسی طرح کچھ علاقوں میں بارش کی بہتات کی وجہ سے سیلاب آئے جیسے کہ امریکی ریاستیں، جرمنی، اوردیگر ایشیائی ممالک۔جبکہ کچھ افریقی اوردیگر ممالک میں خشک سالی اور پانی کی قلت کی وجہ سے انسانوں اور جانوروں کے لئے غذائی قلت پیدا ہوگئی ہے جن سے متاثر ہوکر لاکھوں لوگ نقل مکانی کر رہے ہیں، جبکہ ان کے مال مویشی مر رہے ہیں۔ان آفات کی پیشگی تیاری اوران سے نمٹنے کے لئے دنیا میں مختلف سطحوں پر کام ہورہا ہے۔ تاہم فوری طور پر عالمی حدت اوراس کے نتیجے میں واقع ہونے والی موسمیاتی تبدیلیوں کو روکنا ممکن نہیں ہے اوردنیا ایک عرصے تک اس کے نتیجے میں آنے والی آفات کی وجہ سے تباہی کا سامنا کریگی۔

پاکستان کا شماران دس ممالک میں ہوتا ہے جہاں عالمی حدت کی بناء پر موسمیاتی تبدیلیوں سے آنے والی قدرتی آفات سے متاثر ہونے کے امکانات بہت زیادہ ہیں۔جبکہ انسان کی پیدا کردہ آفات اورحادثات کے امکانات بھی پاکستان میں باقی ممالک کے مقابلے میں کئی زیادہ ہیں۔پاکستان کے مختلف شہروں میں پہلے ہی سے پینے اورزراعت کے لئے درکار پانی کی قلت ہے جبکہ مستقبل قریب میں یہ قلت شدت اختیار کرلے گی۔زمینی، فضائی اورآبی آلودگی کی رفتار انتہائی تیز ہے، پانی اورتوانائی کے موجودہ وسائل ناکافی ہیں اور بے توجہی کے شکار ہیں۔دوسری طرف آبادی میں اضافے کی رفتار انتہائی تیز ہے، جس سے ملک میں موجود وسائل انتہائی دباؤ کے شکار ہیں۔اس لئے پاکستان کو اس طرح کے حادثاتی حالات سے نمٹنے کے لئے ہروقت تیار رہنا چاہئے، وسائل مختص کرنے چاہئے اور اداروں کے استعداد کار کو بڑھانا چاہئے۔

اکتوبر 2005 کے 7.6 ریکٹر سکیل شدت کے زلزلے اورپھر جولائی 2010 میں آنے والے تباہ کن سیلاب، 2009 میں شدت پسندوں کی کاروائیوں اور ان کے خلاف ہونے والے سیکورٹی فورسز کے آپریشنز کے نتیجے میں گھر بار چھوڑنے والے IDPs سے پیدا ہونے والے حالات اوراس کے بعد اگست 2022 کے حالیہ تاریخی اورہولناک سیلاب جس نے ملک کے تیسرے حصے کو پانی میں ڈبو دیا اورساتھ میں 3 کروڑ لوگوں کے زندگیوں، گھروں، مال مویشی، اناج، فصلوں اوردیگر ذاتی اثاثوں کے علاوہ سڑکوں، پلوں، ہسپتالوں، سکولوں، گاڑیوں، مارکیٹوں، پبلک عمارتوں، مساجد، جنازگاہوں، بجلی، ٹیلیفون اورموبائل کی سہولیات کو بھی ساتھ بہا کے لے گیا ہے مگر۔تین مہینوں کے بعد بھی متاثرہ علاقے پانی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔جبکہ امدادی اور بحالی کے کام کو ابھی تک موثر طریقے سے شروع نہیں کیا جاسکا ہے۔

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا کہ عالمی حدت اور موسمیاتی تبدیلیوں کے وجہ سے آنے والی آفات کا مقابلہ کرنے کیلئے مختلف ممالک میں مختلف سطحوں پر تیاری ہورہی ہے۔ وسائل مختص کئے جارہے ہیں، آفات سے نمٹنے کے لئے افراد اور اداروں کی ٹریننگز ہورہی ہیں، نئے محکمے بنائے جارہے ہیں۔ پہلے سے موجود محکموں کو مضبوط بنایا جارہا ہے۔ اور آلودگی کو کم کرنے کے لئے مختلف اقدامات اٹھائے جارہے ہیں۔ ایسے میں پاکستان میں ہمیں اس وقت یہ چیلنج درپیش ہے کہ ہمارے اکثریتی ادارے شروع سے یا تو فعال نہیں ہیں اور یا اس کے قسم کے ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں۔

اس مطالعاتی جائزے کا مقصد پاکستان میں قدرتی آفات اور حادثات سے نمٹنے کیلئے تیاریوں اور استعداد کا جائزہ لینا ہے خصوصی طور پر خیبر پختونخوا میں سیلاب کے دوران لوکل گورنمنٹ سسٹم کی موجودگی، فعالیت اور موثریت کا جائزہ لینا ہے۔ یا یہ کہ اگر مقامی حکومتیں خیبر پختونخوا میں موجود اور فعال ہوتیں تو سیلاب کے دوران کیا موثر کردار ادا کرسکتی تھیں؟ کیسے سیلاب سے پہلے کی تیاری کرتی اور اس کے اثرات سے موثر طریقے سے کیسے نمٹنے میں مدد کرتیں؟

ان سوالات کے جوابات کے لئے ضروری ہے کہ حالات کا تفصیلی جائزہ پیش کیا جائے اور مقامی حکومتوں کے فعالیت، موثریت اور استعداد کا جائزہ لیتے ہوئے مستقبل میں ان کے ایک بہتر اور موثر کردار کے لئے تجاویز بھی دی جائیں۔ ساتھ ساتھ دوسرے ممالک کے لوکل گورنمنٹس، اقوام متحدہ اور ترقیاتی اداروں کے جانب سے قدرتی آفات اور حادثات کے دوران استعمال کئے جانے والے بہتر اور موثر طریقوں اور منصوبوں کی نشاندہی کرنا اور ان سے سیکھنا تا کہ پاکستان میں قدرتی آفات کے دوران موثر طریقے سے تمام امور سرانجام دے جائیں۔

پاکستان میں مقامی حکومتیں اکثر موجود یا فعال نہیں رہتی اور اگر موجود بھی ہوں تو ان کے پاس وسائل کی کمی ہوتی ہیں بلکہ ان کی مالی اور تکنیکی استعداد اس قابل ہی نہیں ہوتی کہ اس طرح کے ناگہانی حالات کا مقابلہ کرسکے۔ جبکہ اسطرح کے قدرتی اور ناگہانی آفات سے نمٹنے کے لئے مقامی حکومتوں کا فعال، موثر اور مالی طور پر مستحکم ہونا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ تحقیق سے ثابت ہے کہ ترقی یافتہ اور ترقی پذیر دونوں طرح کے ممالک میں آفات سے پیشگی تیاری اوران سے نمٹنے میں مقامی حکومتیں سب سے زیادہ فعال اور موثر کردار ادا کرتی ہیں۔

مقامی حکومتیں جو کہ اس قسم کے حالات سے نمٹنے کیلئے ایک اہم ستون کا کردار ادا کرتی ہیں اور مقامی حکومتوں کے نمائیندے وہ پہلے قریبی بااختیار اور بااثر لوگ ہوتے ہیں جو فوری طور پر حکومتی مشینری اور وسائل کو بروئے کار لاکر تباہی اور اموات کو کم کرسکتے ہیں۔ دیگر ممالک میں مقامی حکومتیں اس طرح کے حالات سے نمٹنے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ مقامی ترقیاتی منصوبوں کی پائیداری اور نگہداشت کے ساتھ ساتھ وہ ہنگامی حالات اور قدرتی آفات سے نمٹنے میں بھی موثر کردار ادا کرتی ہیں۔

اس کے برعکس پاکستان اورخصوصاً خیبر پختونخوا میں اول تو مقامی حکومتیں موجوداور فعال نہیں ہوتی یا پھر بے اختیار ہوتی ہیں اوران کے پاس انسانی اور مالی وسائل نہیں ہوتے۔مقامی سرکاری اداروں کا ان کے ساتھ عدم تعاون بھی ان کے موثر نہ ہونے کی ایک خاص وجہ ہے۔

اکثریتی ممالک میں مقامی حکوتیں ہی سب سے پہلے متاثرہ مقامی علاقوں اورلوگوں تک رسائی رکھتی ہیں، اعدادوشمار اکھٹی کرتی ہیں، نقصان کا اندازہ اورتخمینہ لگاتی ہیں، اورفوری ضروری اور جان بچانی والی اقدامات کرتی ہیں، اور ہنگامی امداد پہنچاتی ہے۔دیگر امدادی اداروں اورسرگرمیوں کی رہنمائی اورنگرانی کرتی ہیں۔سرکاری مشینری کو ہنگامی بنیادوں پر کام میں لاتی ہیں، اوروسائل وامدادی سامان کی متاثرین کی ضرورت اورتعداد کے حساب سے تقسیم کرتی ہیں۔صوبائی اور قومی ااداروں کے پہنچنے سے پہلےفوری ریلیف، ریسکیو اور امدادی سرگرمیاں شروع کرتی ہیں۔ان کے لئے اعدادوشمار اکھٹا کرتی ہیں اوران کے کام کی نگرانی کرتی ہیں۔تاہم یہ سب کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ان کے پاس درکار اختیارات، وسائل، افرادی قوت، مشینری اور تکنیکی مہارت رکھنے والے افراد اور ادارے موجود ہوں۔مقامی سطح پر اور دیگر اداروں کے ساتھ فعال اور موثر روابط ہوں، فوری منصوبہ بندی کرنے کی صلاحیت موجود ہو۔اداروں کے کام کی موثر نگرانی کرنے کی اہلیت رکھتی ہوں۔مقامی سطح پر اس طرح کے حالات سے نمٹنے کے لئے وسائل اکھٹے کرنے کی صلاحیت موجود ہواور سب سے ضروری چیز یہ کہ اپنے دائرہ اختیار اور فرائض سے واقف ہوں۔

خیبر پختونخوا میں خصوصی اور پاکستان میں عمومی طور پر اگست 2022 کے حالیہ بارشوں اور سیلاب کے دوران مقامی حکومتیں موجود تو تھی تاہم ان کا کوئی موثر کردار دیکھنے میں نہیں آیا۔سیلاب کے دوران ہنگامی امداد تو دور کی بات، سیلاب سے متاثرہ لوگوں کی بحالی اور دوبارہ آبادکاری میں بھی ابھی تک مقامی حکومتوں کا کوئی قابل ذکر کردار نہیں رہا۔ کیونکہ صوبائی اور قومی حکومتوں نے اس پورے عمل میں مقامی حکومتوں کو یکسر نظرانداز کیا۔لہذا ہمیشہ کی طرح مقامی حکومتوں کے تحت منتخب افراد کو اس حوالے سے عملی تجربہ حاصل کرنے کا موقع نہ مل سکا۔تاہم اکثریتی علاقوں میں کچھ منتخب نمائندوں نے انفرادی طور پر اپنے اپنے علاقوں میں ذاتی حیثیت میں یا اپنی سیاسی جماعت کے مالی وسائل کی مدد سے لوگوں کی مدد کرنیکی کوشش کی۔

قدرتی آفات کے اثرات اوران سے نمٹنے کے مختلف مراحل ہوتے ہیں اوران مراحل سے کامیابی سے نمٹنے کے لئے ہر مرحلے پر مختلف ادارے مختلف کردار ادا کرتے ہیں، مثلاً ایمرجنسی اور ریسکیو کا مرحلہ کہ جس سے تمام ادارے مل کر مربوط طریقے سے نمٹتے ہیں خصوصا فائر بریگیڈ، نیم فوجی اورفوجی دستے، DDMA اور PDMA کے اہلکار یا تربیت یافتہ رضا کار، سول ڈیفنس کے اہلکار اور رضا کار وغیرہ کام کرتے ہیں جبکہ متاثرہ علاقوں اورلوگوں کی نشاندہی، اعدادوشمار اکھٹا کرنا اور کام کی نگرانی کرنا مقامی حکومتوں اوران کے ماتحت کام کرنے والے اداروں کا کام ہوتا ہے، دوسرے مرحلے میں متاثرہ لوگوں تک خوراک، ساز وسامان، ادویات اورموسمی اثرات سے بچانے کا ساز وسامان اور آلات پہنچانا ہوتا ہے جو کہ بنیادی طور پر PDMA, DDMA اور NDMA کا کام ہے جبکہ مقامی ادارے ان کی مدد کرینگے، مگر انکے کام کی نگرانی اوران کی مانیٹرنگ کرنا لوکل گورنمنٹ اوراس کے ماتحت اداروں کا کام ہوتا ہے۔

تیسرا مرحلہ متاثرہ لوگوں کی آبادکاری اور بحالی ہوتا ہے۔ جو کہ مقامی، صوبائی اور مرکزی حکومتوں کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ جبکہ لوکل گورنمنٹ کا سب سے اہم کام منصوبہ بندی، وسائل کی فراہمی اور ان تمام مراحل کی نگرانی کرنا ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر ہم حالیہ سیلاب کے دوران اور اس کے بعد کی صورتحال پر نظر ڈالیں تو باوجود اس کے کہ سیلاب کا لیول اور اس کی تباہ کاری تاریخی تھی اور اس سے نمٹنا آسان نہیں تھا مگر پھر بھی ہمیں کسی بھی مرحلے پر مقامی حکومتوں کا کوئی قابل ذکر کردار نظر نہیں آیا کیونکہ اکثریتی حکومتی اور غیر سرکاری اداروں نے ان کو اپنے ساتھ شامل ہی نہیں کیا۔ ماہرین کی پیشنگوئیوں اور آفات کے واقع ہونے کی رفتار کو دیکھتے ہوئے یہ ضروری ہے کہ مقامی حکومتیں نہ صرف موجود ہوں، بلکہ مضبوط، مربوط اور موثر بھی ہوں تاکہ مستقبل قریب میں اس طرح کے حالات سے موثر طریقے سے نمٹا جا سکے۔ بلکہ بہتر طریقے سے اس طرح کے حالات سے پہلے پیش بندی بھی کی جا سکے۔

## مطالعاتی جائزے کا تعارف اور مقاصد

اگست 2022 کے مہینے میں ہونے والی تاریخی بارشوں اور اس کے نتیجے میں آنے والے ہولناک سیلاب سے پورے ملک کا تیسرے سے زائد حصہ پانی میں ڈوب گیا اور تین ماہ بعد بھی زیادہ تر علاقوں میں سیلاب کا پانی کھڑا رہا، جس کی وجہ سے متاثرہ لوگوں میں مختلف قسم کی بیماریاں وبائی صورت اختیار کر گئیں ہیں، جبکہ دوبارہ آبادکاری اور بحالی کا کام ابھی تک صحیح معنوں میں شروع نہیں کیا جا سکا ہے۔ یہاں تک کہ مختلف بنیادی اجناس خصوصاً گندم کی بوائی بھی خطرے میں پڑ گئی ہے کیونکہ زرعی اراضی پر سیلابی پانی ابھی بھی کھڑا ہے، جس سے اگلے سال کے لئے مقامی سطح پر خوراک کی پیداوار ممکن نہیں ہو سکے گی۔

متاثرہ لوگوں کی زندگی کی بحالی، تباہ شدہ گھروں کی آبادکاری، کاروبار اور کاروباری مراکز اور مارکیٹوں کو ہونے والے نقصان کا ازالہ خارج از امکان نظر آ رہا ہے۔ وسائل کی عدم دستیابی ایک طرف مگر حکومت اور حکومتی اداروں نے خود کو اس بہانے بری ذمہ قرار دیا ہے کہ یہ ایک تاریخی اور ہولناک سیلاب تھا اور یہ کسی بھی حکومت کے بس سے باہر کی بات تھی۔ متاثرہ لوگ بے یارومددگار تین مہینے انتظار کرتے رہے مگر کوئی خاطر خواہ مدد نہیں آئی اور آخر کار لوگوں نے اپنے مدد آپ کے تحت اپنی زندگی کو دوبارہ آباد کرنے کے لئے کمر کس لی ہے تاہم حکومتی مدد اور رہنمائی کے بغیر اتنے بڑے پیمانے پر بحالی کا کام انتہائی دشوار اور وقت طلب ہوگا۔

پورے ملک کی طرح صوبہ خیبر پختونخوا بھی اس سیلاب سے شدید طور پر متاثر ہوا، بڑی تعداد میں لوگوں کی اموات ہوئیں، گھر تباہ ہوئے، کاروبار، مارکیٹوں، ہوٹل، سڑکیں، پل، واٹر سپلائی، آبپاشی کا نظام، جنگلات، زرعی اراضی، مساجد، جنازگاہ الغرض لوگوں کی زندگیاں، کل اثاثہ اور سرمایہ تباہ ہوا۔ دوسرے جگہوں کی طرح یہاں بھی دوبارہ آبادکاری اور بحالی کا کام ابھی تک شروع نہیں کیا جا سکا ہے۔ مختلف اندازوں اور اعداد و شمار کے مطابق اس تباہی کے اثرات کو ایک لمبے عرصے تک محسوس کیا جائیگا اور ان حالات سے ابھرنے کے لئے ایک لمبا عرصہ اور لامحدود وسائل درکار ہونگے۔

اس مطالعاتی جائزے کے مقاصد درجہ ذیل ہیں:۔

۱ پاکستان میں قدرتی آفات اور دیگر حادثات سے پیدا ہونے والے حالات واثرات کا مختصراً جائزہ

۲ قدرتی آفات خصوصاً حالیہ سیلاب کے دوران خیبر پختونخوا میں فعال مقامی حکومتوں کے ذمہ داریوں اور موثر کردار کا جائزہ لینا

۳ قدرتی آفات سے نمٹنے کے لئے پاکستان میں اقوام متحدہ، غیرسرکاری تنظیموں اور دیگر ترقیاتی اداروں کی طرف سے اب تک بنائے جانے والے بہترین ماڈلز اور طریقوں کی نشاندہی کرنا اوران کو استعمال میں لانے کے لئے تجاویز دینا

۴ دیگر ممالک میں ماحولیاتی تحفظ اور حادثاتی اورناگہانی حالات سے نمٹنے میں مقامی حکومتوں کے موثر کردار کو' اجاگر کرنا

۵ قدرتی آفات اور حادثات سے نمٹنے لے لئے مقامی حکومتوں کے موثر، مربوط اور فعال کردار کے حوالے سے تجاویز

# خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 (ترمیم شدہ 2022) کے مطابق آفات سے پیشگی تیاری اوراس کے دوران ان سے نمٹنے میں مقامی حکومتوں کا کردار

قدرتی آفات سے پیشگی تیاری اوران سے نمٹنے سے متعلق لوکل گورنمنٹ ایکٹ میں رول II کے تحت (منصوبہ بندی، بنیادی ڈھانچہ اورتعمیرات) تحصیل اورشہری تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کی ذمہ داری نمبر 2 کے مطابق طوفانی پانی کی نکاسی (Storm water Drainage) اورذمہ داری نمبر 8 کے مطابق آفات اورایمرجنسی سے نمٹنا بشمول آگ بجھانے کے نظام کی ذمہ داری تحصیل کونسل اورشہری تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کی ہے۔

اسکے علاوہ قدرتی آفات سے نمٹنے سے متعلق کرداراوراقدامات کے حوالے سے خصوصی طور پر تحصیل کونسل اوراسکے ذیلی اداروں کے ذمہ داریوں میں نشاندہی نہیں کی گئی ہے۔تاہم دی گئیں مجموعی ذمہ داریوں میں کچھ ذمہ داریاں مشترکہ ہیں جیسے کہ:۔

۱ اعدادوشماراکھٹا کرنا

۲ منصوبہ بندی کرنااوروسائل تقسیم کرنا

۳ اس کے ساتھ ساتھ لوکل گورنمنٹ کسی بھی وقت کوئی بھی منصوبہ شروع کرسکتی ہے،جیسے کہ درخت اورجنگلات لگانا،منصوبوں کی اورنگرانی کرنا جن سے ماحول کوتحفظ فراہم کیا جاسکتا ہو یا ایسے منصوبے شروع کرنا جو ماحول دوست ہوں۔

۴ پانی کے ذخائر کی حفاظت کرنا اوران ذخائر میں اضافے کیلئے منصوبے بنانا شامل ہوسکتا ہے۔اسی طرح ایسی سرگرمیوں کی روک تھام جو ماحول کے لئے نقصاندہ ہوں۔

لیکن جائزہ لینے سے پتہ چلا ہے کہ اس میں سے اکثر یتی امورعملی طور پر انجام نہیں دیے گئے ہیں۔اس ضمن میں مالی، تکنیکی اورانسانی وسائل کی کمی کووجوہات قرار دیا جا تا ہے۔

اسی طرح ویلج کونسل کی ذمہ داریوں میں آفات سے نمٹنے کے سلسلے میں کسی مخصوص ذمہ داری کا ذکر موجود نہیں تاہم دیگر ذمہ داریوں اور اختیارات کے تحت ویلج کونسل / تحصیل کونسل کو ایسے منصوبوں کے لیے سفارش کرسکتی ہے جو ماحول دوست ہوں۔اسی طرح دیگر ماحول دشمن منصوبوں کی نشاندہی اوران کے روک تھام میں تحصیل کونسل کی معاونت بھی کرسکتی ہے۔

دونوں کونسلز کوتفویض کردہ مختلف ذمہ داریوں اوراختیارات کے تحت کونسلز کے دائرے میں منصوبوں کی نگرانی اورنگہداشت کا بار بار ذکر آیا ہے،جس کا مقصد ہے کہ دونوں کونسلز اگر چاہیں تو ماحول کوتحفظ فراہم کرنے کے لئے منصوبوں کی سفارش کرسکتی ہیں اورایسے منصوبے خودبھی شروع کرسکتی ہیں اورقدرتی ودیگر آفات کے دوران فعال اورموثر کرداربھی ادا کرسکتی ہیں۔تاہم دونوں کونسلز کوتفویض کردہ فرائض اوراختیارات میں ایسی کوئی پابندی یا روک ٹوک نہیں کہ جن کی وجہ سے یہ دونوں کونسلز قدرتی ودیگر آفات کے لئے تیاری

نہ کرسکیں یا اس دوران فعال اور موثر کردار ادا نہ کرسکیں۔ بلکہ اس کے برعکس مقامی طور پر اچھے منصوبے بنانے اور ان کی سفارش کرنے اور مثبت سرگرمیوں کا انعقاد کرنے کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ساتھ ساتھ منصوبوں اور سرگرمیوں کو شروع کرنے، ان کو پایہ تکمیل تک پہنچانے اور ان کی نگہداشت کرنے کے لئے مقامی اور علاقائی سطح پر وسائل کا انتظام کرنے کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ بلکہ صوبے اور دیگر اداروں سے مدد لینے پر بھی کوئی پابندی نہیں لگائی گئی ہے۔جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر دونوں کونسلز چاہیں تو بہت سارے مختلف النوع منصوبوں اور سرگرمیوں کی سفارش بھی کرسکتی ہیں اور ان کو شروع بھی کرسکتی ہیں۔ جائزہ لینے سے یہ پتہ چلا ہے کہ کچھ تحصیل کونسلز نے مندرجہ بالا ذمہ داریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کچھ منصوبوں پر کام کیا جن میں زیادہ تر اربن کونسلز ہیں۔ جبکہ ابھی بھی اکثر یتی دیہی اور تحصیل کونسلز ایسے منصوبے بنانے سے قاصر ہیں کیونکہ ان کے پاس درکار مالی، تکنیکی اور انسانی وسائل کی کمی ہے۔

مندرجہ بالا جائزے کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بات وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ خیبر پختونخوا میں قدرتی آفات سے پیشگی تیاری اور ان سے نمٹنے کے لئے یہ انتہائی اہم ہے کہ مقامی حکومتوں کے نظام کے تحت کونسلز اور کونسلرز کی ذمہ داریوں اور اختیارات کا از سرنو جائزہ لیا جائے۔اور اسکے ساتھ ساتھ ان کے استعداد کار میں اضافے کے لئے عملی اقدامات کئے جائیں تاکہ وہ احسن طریقے سے اپنے اختیارات وفرائض پر عملدرآمد کرسکیں۔

# خیبر پختونخوا میں مقامی حکومتوں کا قدرتی آفات سے پیشگی تیاری اور ان سے موثر طریقے سے نمٹنے کے کردار کے حوالے سے موجودہ صورتحال اور درپیش مشکلات

خیبر پختونخوا میں مقامی حکومتوں کے انتخابات پچھلے سال کے اواخر اور اس سال کے اوائل میں مختلف مرحلوں میں مکمل ہوئے۔ خیبر پختونخوا میں مقامی حکومتوں کے نظام کو دو دہائیوں سے زیادہ کا عرصہ ہوا لیکن اتنے لمبے عرصے میں مقامی حکومتوں کے نظام کو موثر و فعال بنانے کے لئے ٹھوس اقدامات ابھی بھی تسلی بخش نہیں ہیں۔ جس کے نتیجے میں مقامی حکومتوں کا نظام عام حالات میں بھی کوئی زیادہ فعالیت نہیں دکھا سکا ہے۔ بحیثیت مجموعی دیہی کونسل سے لیکر تحصیل کونسل تک مقامی حکومتوں کے نظام کے ایکٹ کے تحت کونسلز کو دیئے جانے والے اختیارات اور فرائض اور منتخب کونسلرز خصوصاً خواتین کونسلرز کی ذمہ داریوں کی انجام دہی اور کارکردگی کا جائزہ لینے سے ثابت ہوتا ہے کہ اکثریتی اختیارات اور ذمہ داریاں موثر طریقے سے نہیں نبھائی گئیں۔ جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اکثریتی انتظامی اور ترقیاتی امور میں مقامی حکومتوں اور اس کے نمائندہ گان کو موثر طریقے سے شامل ہی نہیں کیا گیا۔ دوسری طرف یہ بھی ایک اہم وجہ ہے کہ اکثریتی ممبران کو مقامی حکومتوں کے ایکٹ کے مطابق مقامی کونسل اور اپنے اختیارات اور فرائض کا علم ہی نہیں ہے۔ ان کو سرسری طور پر تو علم ہے کہ وہ اس نظام کے تحت منتخب ہو کر آئے ہیں اور انہوں نے اپنے اپنے علاقے کے لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنا ہے۔ لیکن کیسے کرنا ہے اس کا جواب بہت کم منتخب نمائندوں کو معلوم ہوتا ہے۔

جب عام حالات میں مقامی حکومتوں کا نظام فعال اور موثر نہیں ہوگا تو قدرتی آفات کے دوران تو حالات اور بھی حساس اور مشکل ہو جاتے ہیں۔ خیبر پختونخوا میں قدرتی آفات کا ہمیشہ خدشہ رہتا ہے۔ اور ہر چند سال کے بعد کوئی نہ کوئی ہولناک قدرتی آفت منظر عام پر آتی ہے۔ جس طرح اس سال کے ہولناک سیلاب نے پورے ملک میں تین کروڑ سے زائد لوگوں کے گھروں اور کاروبار کو تباہ کیا۔ لیکن پہلے کی طرح اس سیلاب کے لئے بھی پہلے سے تیاری نہ ہونے کے برابر تھی، اور بعد میں اس سے نمٹنے کے لئے بھی کوئی تیاری یا منصوبہ بندی نہیں تھی۔ سیلاب کے فوری بعد وہ علاقے جہاں سیلاب کی تباہ کاریاں زیادہ تھی وہاں پر ڈپٹی کمشنرز اور اسسٹنٹ کمشنر کے دفاتر سے ریلیف سرگرمیوں کا فوری آغاز کیا گیا۔ سیلاب کی پیشگی اطلاع NDMA اور PDMA نے جاری کی لیکن یہ اطلاع اکثریتی لوگوں تک نہیں پہنچائی جا سکی اور اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کے انخلا اور دوسرے اہم اور فوری انتظامات کی پیشگی تیاری بھی نہیں کی تھی۔ مزید برآں آفات سے پیشگی تیاری اور انتظام سے متعلق مناسب مشینری اور آلات اور استعداد کار کی کمی بھی دیکھنے میں ملی۔ اس کے علاوہ یہ بھی قابل غور ہے کہ زیادہ تر مقامی حکومت کے دفاتر کرائے کی عمارتوں میں واقع ہیں اس لیے آفات سے نمٹنے کی مشینری اور آلات کا محفوظ ذخیرہ ایک بڑا چیلنج ہے۔ ان تمام علاقوں میں جہاں سیلاب آیا تھا، وہاں پر مقامی حکومتوں کا نظام اور اس کے تحت منتخب ارکان موجود تھے جو کہ انفرادی حیثیت میں لوگوں کی مدد کرنے میں مگن نظر آئے، تاہم یہ سرگرمیاں وہ لوکل گورنمنٹ کے ادارے کے باقاعدہ نمائندے کی حیثیت سے کسی منظم طریقے سے نہیں کر سکے۔ مرد منتخب نمایندوں میں سے جن کی مالی حیثیت مستحکم ہے وہ اپنے اپنے حلقے میں شروع دن سے کسی حد تک سرگرم رہے۔ تاہم اکثریتی خواتین منتخب نمائندہ مالی طور پر مستحکم نہیں ہیں، لہذا گنتی کی چند خواتین کونسلرز کے علاوہ اکثریتی خواتین کسی سرگرمی میں حصہ لیتی نظر نہیں آئیں۔ 2022 کے یہ سیلاب کوئی پہلی قدرتی آفت نہیں بلکہ

اس سے پہلے بھی ہمارے صوبے میں ہولناک قدرتی آفات آتی رہی ہیں لیکن بدقسمتی سے ہمارے ہاں آج بھی ان سے نمٹنے کا فعال اور موثر نظام موجود نہیں ہے۔

PDMA صوبائی سطح پر، NDMA قومی سطح پر اور ڈی سی کا دفتر ضلعی سطح پر قدرتی آفات کی تمام سرگرمیوں کی نگرانی کرتا ہے۔ مقامی سطح پر مقامی لوگوں کی اس میں شمولیت کو ممکن بنانے کے لئے DDMA کا قیام لازمی ہے۔ 2009 میں سوات میں ریلیف اور بحالی کے سرگرمیوں کے دوران DDMA بنایا گیا جو کہ کچھ عرصے تک بہت فعال طریقے سے کام کرتا رہا۔ DDMA میں مقامی حکومتی اداروں کے افسران، ریلیف فراہم کرنے والے غیر سرکاری اداروں کے نمائیندگان ضلعی سطح پر ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ کاری اور مشترکہ حکمت عملی کی سرگرمیوں کی تشکیل میں معاونت کرتے تھے۔ لیکن کچھ عرصے بعد یہ DDMA غیر فعال ہوگئی۔ اس دفعہ 2022 کے سیلاب کے بعد ہر ضلع کی سطح پر ڈی سی کے آفس میں ایک DDMO تعینات کیا گیا ہے جو کہ تمام سرگرمیوں کو منظّم کرنے کے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔ لیکن اس پورے نظام میں ہمیں مقامی حکومتوں کے نمائیندے اپنے پیشہ ورانہ استعداد کے مطابق شمولیت اور شرکت کرتے ہوئے نظر نہیں آتے۔

مقامی حکومتوں کے نظام کے تحت اس وقت پشاور اور اس کے آس پاس کے اضلاع میں تحصیل کونسل کے سطح پر نکاسی آب، صاف پانی کی فراہمی اور کچرے کو ٹھکانے لگانے سے متعلق چند ایک منصوبوں پر بڑا اچھا کام ہو رہا ہے جو کہ آنے والے وقتوں میں ماحولیاتی تحفظ کے مد میں فائدہ مند ثابت ہوگا تاہم آج بھی زیادہ تر دیہی اور دور دراز کی کونسلز اس طرح کے منصوبوں کو بنانے اور اس پر عملدرآمد کرنے کی استعداد نہیں رکھتیں۔ اور وہ آج بھی چند مخصوص کاموں یا امور جیسے کہ گلیوں اور راستوں کی پختگی، نکاح و پیدائش کے سرٹیفیکیٹ کا اجراء اور بنیادی اعداد و شمار جمع کرنے تک محدود ہے جس کے نتیجے میں ان کے استعداد کار میں اضافہ نہیں ہو رہا اور نہ ہی مستقبل قریب میں یہ ایک فعال اور مستحکم ادارے کے صورت میں مقامی لوگوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہو سکتے ہیں۔

# خیبر پختونخوا میں NDMA, PDMA اور DDMA کے حکمت عملیوں کے مطابق آفات سے پیشگی تیاری اوران سے نمٹنے میں مقامی حکومتوں کا کردار

2005 میں بالاکوٹ کے زلزلے کے نقصانات سے نمٹنے کے تجربے کے دوران حکومتی سطح پر ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے مخصوص اداروں کے قیام کی ضرورت کا ادراک ہوا۔لہذا 2007 میں NDMA کا قیام عمل میں لایا گیا اور بعد میں صوبائی سطح پر PDMA کا قیام عمل میں لایا گیا۔خیبر پختونخوا میں PDMA ڈائریکٹر کی تعیناتی اسی روز کی گئی جس روز سوات مالاکنڈ سے دہشت گردی کے نتیجے میں لاکھوں لوگوں نے اپنا گھر بار چھوڑا اور مردان،صوابی اور پشاور میں عارضی رہائش اختیار کرنے کے لئے نکل پڑے۔

قیام سے لیکر اب تک یہی دو ادارے عموماً صوبائی اور قومی سطح پر قدرتی آفات سے نمٹنے میں سرگرم عمل نظر آتے ہیں۔تاہم یہ دونوں ادارے مالی،تیکنیکی اور مادی وسائل میں آج بھی خود انحصار نہیں ہیں۔اور اکثر قدرتی آفات میں ان کی یہ کمیاں واضح طور پر سامنے آتی ہیں۔

ضلعی سطح پر DDMA کی باقاعدہ غیر موجودگی اور ڈی سی آفس پر انحصار،مقامی حکومتوں کو قدرتی آفات میں موثر طور پر شامل نہ کرنے کی اہم وجوہات میں سے ایک ہے۔حالانکہ ضلعی سطح پر DDMA کی تشکیل NDMA اور PDMA کے اہم ترین فرائض میں شامل ہے۔سوات میں 2009 میں DDMA بنائی گئی لیکن اس کو زیادہ عرصے کے لئے فعال نہیں رکھا جاسکا۔اس وقت لوکل گورنمنٹ سسٹم فعال نہیں تھا لہذا لوکل گورنمنٹ سسٹم کو شامل ہی نہیں کیا گیا۔لیکن اتنا عرصہ گزرنے کے بعد بھی اب جبکہ 2015 اور 2021-22 کے لوکل گورنمنٹ الیکشنز کے نتیجے میں مقامی حکومتوں کا نظام موجود ہے اور ہزاروں کی تعداد میں منتخب نمائندہ گان پر مشتمل ہے جس کے پیش نظر ان کو قدرتی آفات کے لئے پیشگی تیاری اوران سے نمٹنے کے نظام کا حصہ بنایا جاسکتا ہے۔لیکن اس وقت ان اداروں کے سرگرمیوں میں ایک دفعہ پھر مقامی حکومتوں کے نظام اور اس کے نمائندوں کو مکمل نظر انداز کیا جارہا ہے۔دوسری طرف ایک اہم رکاوٹ یہ بھی ہے کہ اکثریتی منتخب نمائندہ گان تعلیم اور آگہی کی کمی کی وجہ سے ان اداروں کے کاموں اور سرگرمیوں سے ناآشنا ہیں۔لہذا ان اداروں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اتنے اہم سٹیک ہولڈرز کو اپنے کاموں اور سرگرمیوں سے نہ صرف آگاہ کریں بلکہ ان کی ہر سطح پر ہر ممکنہ شمولیت کو ممکن بنائیں۔

NDMA اور PDMA کو اس وقت حالیہ سیلاب سے متاثرہ لوگوں کی مدد اور بحالی کے ساتھ ساتھ مستقبل میں آنے والے قدرتی آفات کی پیش بندی کے لئے ابھی سے حکمت عملی اپنانی ہوگی۔پہلے سے بنے ہوئے ڈیزاسٹر مینجمینٹ کے منصوبوں اور فریم ورکس کا از سرنو جائزہ لیتے ہوئے اس میں مقامی حکومتوں کے کلیدی کردار کو توجہ دینی ہوگی۔اور مقامی حکومتوں کے نظام کے تحت منتخب ہونے والے ارکان (جو کہ ایک اہم وسیلہ ہیں) کو شامل کرنا ہوگا۔اس کے علاوہ ان کے آگہی اور استعداد کار میں اضافے کے لئے تربیتی اور معلوماتی منصوبے بھی تشکیل دینے ہونگے۔

خیبر پختونخوا میں حالیہ سیلاب کے دوران ہم نے دیکھا کہ NDMA اور PDMA کے لئے مقامی روایات کے پیش نظر خواتین تک رسائی اور ان کے ضروریات کو سمجھنا اور اس کے لئے ضروری اقدامات کرنا خاصا مشکل رہا۔ ایسے میں یہ امر انتہائی اہم ہے کہ NDMA اور PDMA منتخب خواتین کونسلرز کو اپنے سرگرمیوں اور حکمت عملیوں میں شامل کرے۔ اس وقت ان منتخب خواتین کونسلرز کی شکل میں ایک منظّم افرادی قوت موجود ہے جن کے خدمات سے مستفید ہوتے ہوئے مقامی سطح پر قدرتی آفات کے دوران خواتین کے مسائل اور ضروریات کو پورا کرنے کے حوالے سے ٹھوس اقدامات کئے جاسکتے ہیں۔

# پاکستان اور خیبر پختونخوا میں قدرتی آفات سے پیشگی تیاری اور انتظام کے لئے ترقیاتی سٹیک ہولڈرز (این جی اوز، آئی این جی اوز اور اقوام متحدہ) کے ذریعہ تیار کردہ اور اپنائے جانے والے طرز عمل اور حکمت عملیاں اور ان میں مقامی حکومتوں کی موثر شرکت

ترقی پذیر ممالک میں مقامی حکومتوں کے نظام کو مجموعی طور پر مستحکم بنانے اور اس نظام کے تحت منتخب ہونے والے کونسلرز کے استعداد کار میں اضافے کے لئے مختلف این جی اوز، آئی این جی اوز اور اقوام متحدہ کے متعلقہ ادارے کافی عرصے سے سرگرم عمل ہیں۔ تاہم قدرتی آفات سے پیشگی تیاری اور انتظام کے لئے مقامی حکومتوں کی صلاحیتوں میں اضافے کے حوالے سے ان اداروں کی اقدامات گنی چنی ہیں۔ حالیہ چند سالوں میں مختلف این جی اوز، آئی این جی اوز ماحولیاتی تحفظ اور قدرتی آفات کے اثرات کو کم کرنے میں مقامی حکومتوں کے ممکنہ اور موثر کردار کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے حوالے سے کچھ منصوبوں پر ضرور کام کر رہی ہیں لیکن جہاں پاکستان آنے والے سالوں میں قدرتی آفات سے شدید متاثر ہونے والے دس ممالک میں سرفہرست ہے وہاں ان ترقیاتی اداروں کو مقامی حکومتوں کی ممکنہ اور موثر کردار کی اہمیت سے آگہی کے ساتھ ساتھ اب مقامی حکومتوں کے استعداد کار میں اضافے کے لئے بھی منصوبے شروع کرنے ہونگے تاکہ جلد از جلد مقامی سطح پر مقامی حکومتوں کے اشتراک سے Disaster Response System بنایا جاسکے۔

2005 میں بالاکوٹ کے زلزلے کے بعد پاکستان کے ایک طویل مدتی ترقیاتی شراکت دار کے طور پر، جرمن ادارے GIZ کی تکنیکی مدد اور ادارہ جاتی اصلاحات کی مد میں Disaster Risk Management کا طریقہ کار بنایا گیا۔ یہ طریقہ کار آفات سے پہلے تیاری اور ان کے انتظام کاری کے منصوبے کے تحت (DPMP) مانسہرہ (2010-2008) میں بنایا گیا۔ اس منصوبے نے ضلعی سطح پر DRM ماڈل متعارف کرنے میں مدد کی۔ DRM مانسہرہ اپنی نوعیت کا پہلا ماڈل تھا جس کے نتیجے میں مختلف اہم اسٹیک ہولڈرز جس میں مقامی انتظامیہ، غیر سرکاری تنظیمیں، سول سوسائٹی کے ادارے اور کمیونٹی ممبران شامل تھے، کے رویے میں واضح مثبت تبدیلی آئی۔ اس منصوبے کے نتیجے میں مقامی وسائل کا بہتر استعمال، مختلف ملٹی اسٹیک ہولڈرز کے درمیان تعاون کو فروغ دینا، کمیونٹی کی سطح پر رضا کاروں کو متحرک کرنا، مقامی سطح پر قدرتی آفات سے پہلے تیاری اور ان سے نمٹنے کے دوران اچھی حکمرانی کو فروغ دینا شامل تھا۔ مانسہرہ میں قائم کیا گیا یہ سب سے پہلا ڈسٹرکٹ ڈیزاسٹر منجمنٹ یونٹ (DDMU) تھا جو کہ بیرونی سرمایہ کاری اور اندرونی وسائل کے بہترین استعمال سے موثر اور فعال بنایا گیا۔ اس منصوبے کے نتائج اور اثرات کو دیکھتے ہوئے PDMA, DDMA, اور NDMA کے ماڈل میں اس ماڈل کو ضم کیا جاسکتا ہے جس سے دوسرے اضلاع کے لوگ بھی مستفید ہوسکتے ہیں۔ اس سلسلے میں ترقیاتی سٹیک ہولڈرز یا اداروں کو مقامی حکومتوں کے اداروں کیساتھ مل کر مربوط اور جامع منصوبے تشکیل دینے ہونگے۔ دوسری طرف دیکھا جائے تو PPAF, Akhwat, Al-khidmat, RSPN جیسے ادارے لوگوں کی ترقی اور بحالی کے لئے سالوں سے تعلیم، صحت، روزگار جیسے اہم شعبوں میں کام کر رہی ہیں۔ اکثر اوقات زلزلے اور سیلاب ان کے کئے گئے کاموں کو بھی بہا لے جاتے ہیں اور

اس طرح ان کے وسائل اورمحنت ضائع ہو جاتے ہیں۔لہذا ان اداروں کوڈیزاسٹر مینجمنٹ کے لئے موثر اور جامع حکمت عملی بنانے کی ضرورت ہے اوراس میں مقامی حکومتوں کے کردارکوواضح اہمیت دینی ہوگی تا کہ پائیدار بنیادوں پر قدرتی آفات سے نمٹنے کا جامع نظام وجود میں آسکے۔

PPAF کواس مسئلے کا ادراک پہلے سے ہوگیا ہے اورانھوں نے ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی حکمت عملی بنائی ہے جس کے تحت وہ مقامی آبادی کی قدرتی آفات سے نمٹنے کی استعداد کار کو بڑھانے کے لئے اقدامات کرنا شامل ہیں،لیکن اس حکمت عملی میں انھوں نے مقامی حکومتوں کی شرکت اورکردارکو نظرانداز کیا ہے۔مقامی حکومتیں قدرتی آفات سے نمٹنے کے لئے وسیلہ ہے۔لہذا PPAF اوردوسرے تمام اداروں کومقامی حکومتوں کوڈیزاسٹر مینجمنٹ کے حکمت عملیوں میں کلیدی پارٹنر کی حیثیت سے شامل کرنا ہوگا۔

# دنیا کے دیگر ممالک میں موجود مقامی حکومتوں کے مضبوط نظام اور قدرتی آفات کے دوران ان کے موثر کردار

دنیا کے بہت سے ممالک جیسے کہ نیپال، جرمنی، سوئٹزرلینڈ وغیرہ میں مقامی حکومت کو مقامی سطح پر ترقیاتی کاموں، آفات کی پیشگی تیاری اورانتظام کاری میں کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ ان ممالک میں مقامی حکومت کے نظام کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں کافی عرصے سے مقامی حکومت کے نظام کو موثر بنانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔ جیسے کہ ان کو مضبوط بنانے کے لئے ٹھوس اور واضح قوانین اور پالیسیز ترتیب دی گئی ہیں، تا کہ ان کو اپنے اختیارات اور دائرہ کار کے مطابق کام کرنے میں مشکل نہ ہو۔ مقامی حکومت کے نظام کے تحت مقامی سطح پر بنائی گئی میونسپل کمیٹیز کو انسانی، مالی اور مادی وسائل میں خودانحصار بنانے کے لئے طویل المدتی منصوبے بنائے گئے اوراس پر پوری طرح سے عملدرآمد کیا گیا۔ جس کے نتیجے میں یہ مونسپل کمیٹیز بہت سارے امور کو سرانجام دینے کی صلاحیت رکھتی ہیں اور مقامی لوگوں کے ساتھ قریبی تعلقات کو استعمال کرتے ہوئے منصوبوں میں ان کی شرکت ممکن بنانے کے لئے ہر طرح سے اقدامات کرتی ہیں۔ نیپال میں میونسپل کمیٹیز کے منصوبوں میں ہر سطح پر خواتین اور مزدور کسانوں کی بھرپور شمولیت کو نہ صرف عملی طور پر ممکن بنایا گیا ہے بلکہ ہر کمیٹی یا گروہ میں خواتین کی شرکت کو قانونی تحفظ دیا ہے اوراس کو ممکن بنانے کے لئے یہ شرط رکھی گئی کہ تمام فورمز پر خواتین کی بھرپور نمائندگی اور شمولیت ناگزیر ہے۔

دوسری طرف ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات سے بچاؤ اور قدرتی آفات سے پیشگی تیاری کے لئے بھی ان ممالک میں میونسپل کمیٹیز پہلی صف میں کھڑی ہوکر پر کام کررہی ہیں۔ جرمنی اور سوئٹزرلینڈ میں Waste Management اور Waste Recycling کے بہترین منصوبے میونسپل کمیٹیز کے زیرنگرانی چل رہے ہیں۔ ان منصوبوں سے ان میونسپل کمیٹیز کو مالی وسائل میں اضافہ کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔

ان ممالک میں میونسپل کمیٹیز، تعلیمی اداروں میں بچوں میں ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات سے بچاؤ، قدرتی آفات سے پیشگی تیاری، ویسٹ مینجمنٹ اور ویسٹ ری سائکلنگ اور دیگر متعلقہ اہم موضوعات پر آگہی اور تربیت کے سلسلے میں مختلف منصوبوں پر کام کررہی ہے۔ جن میں مقامی سطح پر والدین، اساتذہ اور دوسرے سماجی بااثر افراد کو بھی ذمہ داری دی جاتی ہے تا کہ وہ آگے بڑھ کر لوکل گورنمنٹ کے اداروں کے ساتھ معاونت کریں، اور مقامی سطح پر اپنی ترقی اور مسائل کے حل کے لئے رضا کارانہ رویوں کو فروغ دیں۔ ویسٹ مینجمنٹ اور Waste Recycling کو فروغ دینے کے لئے مقامی حکومتوں نے مختلف کاروباری کمپنیوں کو بھی اپنے ساتھ شامل کیا ہے۔ جو کہ ان منصوبوں میں مالی اور تکنیکی معاونت فراہم کررہی ہیں اوراس کے نتیجے میں خود بھی منافع کمارہی ہیں۔ ان ممالک میں مقامی سطح پر گلیوں، سڑکوں، پارکوں، ہاؤسنگ، ٹرانسپورٹ وغیرہ کی ہر قسم کی منصوبہ بندی کا مکمل اختیار مقامی حکومتوں کے تحت بنائے گئے میونسپل کمیٹیز کے زیرانتظام ہوتا ہے۔ لہذا ان سب معاملات میں کلیدی کردار نبھانے کے نتیجے میں میونسپل کمیٹیز مستقبل کے خطرات سے نمٹنے کے لئے ضروری اقدامات اور تیاری کے فرائض سے نبردآزما ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے استعداد کار میں اضافہ کرتی چلی جارہی ہیں۔

ان ممالک میں مقامی حکومتوں کے نظام کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہاں پر میونسپل کمیٹیز کو مالی، مادی اور انسانی وسائل میں خودانحصار بنانے پرکافی زور دیا جاتا ہے۔لہذا ان میونسپل کمیٹیز کو مالی وسائل کے لئے مکمل طور پر صوبائی یا قومی وسائل پر انحصار نہیں کرنا پڑتا۔

قدرتی آفات کی پیشگی تیاری اوران سے نمٹنے کے تمام منصوبے میونسپل کمیٹیز خود براہِ راست مرتب کرتی ہیں اوراس سلسلے میں صوبائی یا قومی ادارے ان کی معاونت کرتے ہیں۔لیکن آفات کی پیشگی اطلاع سے لیکر ریلیف اور بحالی تک تمام امور میونسپل کمیٹیز اور مقامی حکومتی ادارے مل کر سرانجام دیتے ہیں۔ان ممالک میں عام لوگ مقامی حکومتوں کے نظام پر بہت اعتماد کرتے ہیں اوراس کو مضبوط اور مستحکم بنانے میں وہ ہرممکن کوشش اورتعاون کے لئے تیار ہوتے ہیں۔

مختلف ممالک میں قدرتی آفات،ان کے اثرات کوکم کرنے، نیزان سے نمٹنے میں مقامی حکومتوں کے کردارکومزید تفصیل سمجھنے کے لئے اوپر جن مثالوں کو یہاں شامل کیا گیا ہے۔ان سے متعلق مزید معلومات کے لئے ان لنکس سے استفادہ حاصل کیا جاسکتا ہے:

1. https://www.preventionweb.net/files/13627_LocalGovernmentsand DisasterRiskRedu.pdf
2. https://www.ncbi.nlm.nih.gov/pmc/articles/PMC7587520/
3. https://cdia.asia/2022/06/27/beefing-up-local-government-capa cities-for-disaster-management-and-climate-change-adaptation/
4. https://pidswebs.pids.gov.ph/CDN/PUBLICATIONS/pidsdps1852.pdf
5. https://asiafoundation.org/wp-content/up loads/2019/08/Nepal_Role-of-Local-Government-in-Disaster-Man agement.pdf

# خیبر پختونخوا میں مقامی حکومتوں کو قدرتی آفات سے پیشگی تیاری اوران سے موئثر طریقے سے نمٹنے کے عمل میں مقای حکومتوں کے نظام کو موثر طور پر شامل کرنے کے لئے تجاویز وسفارشات

۱ کسی بھی قدرتی آفت سے پیشگی اوراس کے رونما ہونے کے بعد سب سے اہم مسئلہ بروقت اور موثر رابطہ کاری کی کمی ہوتا ہے۔جس کی وجہ سے اکثر اوقات زیادہ متاثرہ لوگ ریلیف کے عمل میں مکمل نظرانداز ہوجاتے ہیں اور کچھ کم یا غیر متاثرہ لوگ زیادہ فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ضلعی وصوبائی انتظامیہ اور مقامی حکومتوں کے نمائندے مل کر رابطہ کاری اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے لئے موثر اور جامع حکمت عملی وضع کریں۔

۲ وفاقی اور صوبائی سطحوں پر کام کرنے والی لائن ایجنسیوں کو آفات کے لئے الگ الگ سیل قائم کرنے چاہیں اور ان سب کو DMAs، NDMA اور PDMA کے ساتھ موثر رابطہ کاری اور آفات کے انتظام کاری کے لئے ذمہ دار بنانا چاہیے۔ تاہم DDMAs کو مقامی حکومتوں کے نظام کا حصہ بناتے ہوئے اس کے تمام امور کو مقامی حکومتوں کے زیر انتظام لایا جائے۔

۳ مقامی حکومتوں کے تحت DDMAs کو فعال بنایا جائے۔ DDMAs کو آفات سے نمٹنے کے لئے طویل المدتی بنیاد پر نچلی سطح پر پالیسیاں اور حکمت عملیاں مرتب کرنی چاہیے تاکہ حتی المقدور قدرتی آفات سے بچا جاسکے یا انکے رونما ہونے کے بعد ان کے اثرات کو کم سے کم کیا جاسکے۔

۴ قدرتی آفات کی پیشگی تیاری اور اس سے نمٹنے کے لئے مقامی حکومتوں کی موجودہ استعداد کار کا اندازہ لگانے کے لئے اقدامات کئے جائیں تاکہ قدرتی آفات کی پیشگی تیاری اور اس سے نمٹنے کے لئے درکار آگہی وتربیت، انسانی وسائل، بنیادی ڈھانچے اور آلات وغیرہ کی ضروریات کا اندازہ لگایا جاسکے اور بعد میں مقامی حکومتوں کے نظام سے وابستہ افراد کی استعداد اور صلاحیتوں میں اضافے کی ضروریات کی نشاندہی کرنے کے بعد عملی اقدامات سے اس خلاء کو پر کیا جاسکے۔

۵ موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنا صوبائی یا وفاقی حکومت اور یا کسی ایک ادارے کا کام نہیں ہے، بلکہ اس کے لئے مقامی حکومتوں سمیت تمام سٹیک ہولڈرز کی جانب سے ٹھوس کوششوں کی ضرورت ہے۔اس سلسلے میں مقامی حکومتوں کا کردار کلیدی نوعیت کا ہے کیونکہ اس کے نمائندے پورے صوبے میں مقامی سطح پر موجود ہیں جن کو ایک اہم انسانی اثاثے کے طور پر استعمال کیا جاسکتا، لہذا مستقبل میں کسی بھی قدرتی آفت سے پیشگی تیاری سے پہلے ہی مقامی حکومتوں کے صوبائی اور مقامی نمائندوں کی شمولیت پر زور دینا اور ان کی مشاورت سے جامع نظام کو ترویج دینا لازم قرار دیا جائے۔

۶ بلدیاتی نظام نچلی سطح پر گاؤں اورتحصیل کونسلوں کی شکل میں موجود ہے جس میں ایک سیکریٹری کے ساتھ کئی کونسلرز بھی وابستہ ہیں۔ یہ ایک بہت بڑی افرادی قوت ہے جو کہ مقامی مسائل کے ساتھ ساتھ زمینی حقائق سے بھی واقف ہیں، لہٰذا لوکل گورنمنٹ سسٹم کومزید مضبوط کیا جائے اورمحکمہ شہری دفاع کو بھی اس کا حصہ بنایا جائے۔

۷ موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کیلئے مقامی حکومتوں کی صلاحیت واستعداد کے حوالے سے اہم مسائل کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔مقامی حکومتوں کی قانونی، مالی اورتکنیکی خودمختیاری ہی ان کا موئثر حل ہے۔

۸ اقوامِ متحدہ کے اداروں اوردوسرے ملکی و بین الاقوامی غیرسرکاری تنظیموں کوآفات کے خطرے میں کمی سے متعلق تمام اقدامات میں مقامی حکومتوں کوشامل کرنے کیلئے ٹھوس اقدامات کرنے ہونگے اوران کی موثر شرکت کوممکن بنانا ہوگا۔

۹ قدرتی آفات میں خواتین،لڑکیوں اوراقلیتوں کوصنفی بنیاد پر امتیاز اوروسائل تک رسائی اورکنٹرول میں عدم مساوات کی وجہ سے زیادہ نقصان اٹھاناپڑتا ہے اس سے نمٹنے کیلئے ان کو بااختیار بنانا اورآفات سے نمٹنے کی منصوبہ بندی میں ان کی شمولیت کو یقینی بنانا ضروری ہے۔اس مقصد کے لئے خواتین، یوتھ (لڑکیوں) اوراقلیتی کونسلرز کوشامل کرنا انتہائی ضروری اورموثر ہے، تاکہ ان کے مسائل کوحل کرنے میں رہنمائی اورمدد کرسکیں۔

۱۰ بروقت لوکل گورنمنٹ الیکشنز منعقد کروانا حکومتوں،خصوصاً حکومت وقت کی اہم ترین ذمہ داری ہے مگر اس کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ پاکستان کے کچھ صوبوں میں ابھی بھی LG الیکشنز کرانے کیلئے کوئی حتمی تاریخ نہیں دی جاسکی ہے۔مختصراً یہ کہ مجموعی طور پر ملک کے اعلیٰ اداروں کی لوکل گورنمنٹ کے نظام میں غیرسنجیدگی اورعدم دلچسپی کی وجہ سے مقامی حکومتوں کے نظام میں تسلسل اورمضبوطی شروع دن سے متاثر ہوتی آرہی ہے۔

۱۱ کونسلرز کو آسانی سے سمجھانے کے لیے DRR پر اہم لٹریچر کوکتابچے کی شکل میں اردو میں ترجمہ کرنے سے ان کی معلومات میں اضافہ ہوگا۔

۱۲ صوبے میں قدرتی آفات کے شکار علاقوں میں اہم ڈیٹا اورمعلومات ریکارڈ میں شامل کرنے کے لیے ویلج اورنیبر ہوڈ کونسل کے پروفائل کواپ ڈیٹ کرنے میں مقامی حکومت کے محکمے کی مدد کرنا۔جس کے نتیجے میں ڈیٹا اورمعلومات تک رسائی ممکن ہوسکے گی۔اوراس کی بنیاد پر مستقبل میں قدرتی آفات سے نمٹنے کے لئے موئثر منصوبے عمل میں لائے جاسکتے ہیں۔

۱۳ مقامی حکومتوں کے نمائندوں کی مشاورت سے قدرتی آفات سے نمٹنے کے حوالے سے عوامی آگاہی مہم میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کوشامل کرنا انتہائی اہم ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک معلومات پہنچائی جاسکے۔

۱۴ صوبائی سطح پر PDMA اورمقامی حکومتوں کے درمیان قریبی رابطہ کاری کوفروغ دینے کے عملی اقدامات اٹھائے جائیں تاکہ آپس میں ہم آہنگی کیساتھ منصوبے تشکیل دئے جاسکیں۔

۱۵ پسماندہ اور نظر انداز طبقے تک رسائی کے لیے خواتین، نوجوان اور اقلیتی کونسلروں کو شامل کرنا۔

۱۶ سول ڈیفنس کے ادارے کو مقامی حکومت کے نظام کے تحت لایا جائے تا کہ اس ادارے کو مقامی سطح پر نہ صرف مزید مستحکم کیا جا سکے بلکہ مقامی حکومتوں کے نمائندوں کی شرکت اور رہنمائی میں اس کی کارکردگی کو مزید بہتر بنایا جا سکے۔

## مطالعاتی تجزیے کے آخذات(Conclusions)

پاکستان کاربن خارج کرنے والے ممالک میں135ویں نمبر پر ہےاور کاربن کے عالمی لیول میں پاکستان کا حصہ صرف0.8فیصد ہےلیکن اس کے باوجود پاکستان ان دس سرفہرست ممالک میں شامل ہے جہاں عالمی حدت اوراس کے نتیجے میں آنے والے قدرتی آفات کا امکان بہت زیادہ ہے۔رپورٹس بتاتی ہیں کہ جنوبی ایشیاء میں آئندہ تیس سالوں میں شدید بارشیں ہونگی لیکن ساتھ ساتھ ان تیس سالوں میں پینے کے پانی کی قلت بھی ہوگی۔موسمیاتی تبدیلیوں اورآفات کی شرح اضافے کے نتیجے میں پاکستان کو درپیش چیلنجز کو دیکھتے ہوئےہمیں فوری طور پر اقدامات کرنے اورحکمت عملیاں بنانے کی ضرورت ہے۔مقامی حکومتوں کا نظام ان چیلنجز سے نمٹنے کے لئے مقامی لوگوں کی ذہن سازی اورتربیت کے ذریعےمرکزی کرداراداکرسکتا ہے۔اس طرح پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت اور ماحولیاتی صورتحال کوبہتر بنانے اورآلودگی کوکم کرنے کے لئے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے جوکہ پہلے ہی سے مقامی حکومتوں کے نظام کا ایک اہم حصہ ہے۔موسمیاتی تبدیلیوں کے مقامی لوگوں پر اثرات کوان ہی لوگوں کی مدد سے کم لاگت اورکم وقت میں موثر طریقے سے کم کیا جاسکتا ہے۔مقامی لوگوں کی رہنمائی، مدداورشمولیت سے شروع کرنے والے منصوبوں کومقامی لوگ اپنی ملکیت سمجھتے ہیں۔دوسری طرف یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ علاقے کی اصل ملکیت مقامی لوگوں کے پاس ہوتی ہے،لہذاان کی شمولیت سے منصوبے پائیداراورمستحکم بنائے جاسکتے ہیں۔

مقامی حکومتوں اورمقامی کمیونٹیز کوقدرتی آفات سے نمٹنے کےعمل میں شامل کرکے موسمیاتی بحرانوں سےنمٹا جاسکتا ہے۔صرف ایک بااختیاراورمستحکم بلدیاتی نظام ہی ہمارے شہروں،قصبوں،اوردیہاتوں کوموسمیاتی تبدیلی کےمنفی اثرات سے نمٹنے کی صلاحیت سے لیس کرسکتا ہے۔ہم تقریبا ہرسال سموگ،گرمی کی لہروں اورمون سون کے سیلاب جیسے مسائل کا سامنا کرتے ہیں جن سے نمٹنا بلدیاتی نظام کی بنیادی ذمہ داریوں میں شامل ہونا چاہیئے۔ تاہم اس ضمن میں مقامی حکومتوں کے نظام کا تسلسل اور اس کے استعدادکارمیں اضافے کے لئےمنصوبوں کا قیام اوران پرسنجیدگی سےعملدرآمدضروری ہیں۔باربارمداخلتوں اور بلدیاتی نظام کےطویل عرصے تک غیرموجودگی کا مطلب یہ ہے کہ ان اداروں کوہر بارانتخابات کے بعدنئے سرے سے کام کا آغازکرنا پڑتا ہے۔

تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ مقامی ادارے سیلاب جیسی قدرتی آفات کےاثرات اورخطرات کوکم کرنے میں مقامی لوگوں کوفوری بچاؤ اورمددفراہم کرنے میں اہم کرداراداکرسکتے ہیں۔مقامی اداروں کی اہمیت کومدنظررکھتے ہوئے حکومت پاکستان نے قدرتی آفات سے نمٹنے کے لئےقومی اورصوبائی سطح پرڈیزاسٹرمینجمنٹ اتھارٹیز قائم کی ہیں۔تاہم مقامی سطح پراداروں کی آفات سے نمٹنے کی تیاری اور صلاحیت میں اضافے کیلئے اقدامات آج بھی انتہائی غیرتسلی بخش ہیں۔ جس کی وجہ سےمقامی حکومت قدرتی آفات کےاثرات کوکم کرنے کے لئے مقامی سطح پررابطہ کاری پلیٹ فارمز کےبغیردوسرےمحکموں(صوبائی اوروفاقی)پرانحصارکرتی ہیں۔

مقامی سطح پراداروں کی موجودہ اوردرکارصلاحیتوں اورضروریات کو جاننے کے لئے مندرجہ ذیل پہلوؤں پرغورکرنے کی اوران کےحل کے لئےٹھوس اقدامات کرنے کی اشدضرورت ہے:۔

۱ کیا موجودہ بلدیاتی نظام کسی بھی آفت اور ہنگامی صورتحال کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے، جوصوبہ خیبر پختونخوا کے کسی بھی حصے میں پیدا ہوسکتی ہیں؟

۲ کیا مقامی حکومتوں، ضلع اور صوبائی محکموں کے درمیان رابطہ کاری کا کوئی مربوط اور موثر طریقہ کار یا نظام موجود ہے جو بنیادی طور پر ایسی آفات کے مضر اثرات کو کم کرنے کے لئے آفات سے پہلے تیاری کا کام کررہا ہے؟

۳ کیا لائن ڈپارٹمنٹس اور خاص طور پر لوکل گورنمنٹ کے اداروں کے درمیان کسی بھی غیر متوقع قدرتی آفت یا ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لئے ہم آہنگی موجود ہے؟ نیز متعلقہ مقامی محکموں کے پاس کسی آفت سے نمٹنے کے لئے درکار وسائل اور تجربہ موجود ہیں؟

۴ 2001 سے لیکر اب تک نئے سرے سے بلدیاتی نظام متعارف کرانے کا مقصد 1979 کے پرانے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کو بحال کرنا ہے۔ جس میں تحصیل، میونسپل میٹروپولیٹن کارپوریشنوں، ضلع کونسلوں کے ساتھ ان کی متعلقہ شہری اور دیہی یونین کونسلوں کے دوبارہ سیٹ اپ تجویز کئے گئے ہیں۔ اگرچہ ایکٹ آفات سے پیشگی تیاری اور ان سے نمٹنے میں تمام مقامی حکومتی اکائیوں کے کاموں کا ایک اہم پہلو دکھاتے ہیں لیکن ان کا کردار قدرتی آفات سے بچاؤ اور اس میں کمی کی بجائے آنے والی آفات رونما ہونے کے بعد کے ردعمل پر مرکوز ہے۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ بلدیاتی نظام کو قدرتی آفات سے پیشگی بچاؤ کے لئے تیار کیا جائے اور ان کی استعداد سے متعلقہ ضروریات کا جائزہ لیا جائے۔

۵ مقامی حکومتوں اور قومی وصوبائی سطح پر کام کرنے والے دیگر محکموں کے درمیان ہم آہنگی کی کمی ہے۔ لوکل گورنمنٹ ایکٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے دائرہ کار کو ڈیزاسٹر رسپانس سینٹر سے لے کر قدرتی آفات سے بچاؤ کو مقامی سطح پر ممکن بنانے کے لئے ضلعی سطحوں پر DDMAs کو موثر اور فعال بنانے میں ناکام رہا ہے۔ اس ضمن میں اشد ضرورت ہے کہ DDMAs کو نہ صرف فوری طور پر فعال کیا جائے بلکہ ان کو مقامی حکومتوں کے زیر انتظام لاتے ہوئے انسانی، مالی وتکنیکی وسائل بھی مہیا کئے جائیں۔

# حوالہ جات


1. The-Khyber-Pakhtunkhwa-Village-and-Neighbourhood-Councils-Rules-of-Business-2022
2. The-Khyber-Pakhtunkhwa-City-Tehsil-Local-Government-Rules-of-Business-2022
3. NDMA's National Disaster Risk Management Framework, March 2007
4. PPAF Disaster Management Strategy 2015-2020
5. The-Disaster-Risk-Management-Handbook-A-learning-experience-of-DRM-Model-Mansehra,GIZ Pakistan
6. Nepal-The Role of Local Government in Disaster Management and Earthquake Reconstruction, April 2019,
7. Democracy Resource Center, The Asia Foundation
8. Trainer's Manual, Disaster Risk Management for District Authorities, NDMA,UNDP

## مصنف کے بارے میں

شاد بیگم ایک ایوارڈ یافتہ خواتین کے حقوق کی کارکن ہیں، جو گزشتہ دو دہائیوں سے پاکستان میں خواتین اور لڑکیوں کو معاشی اور سیاسی طور پر بااختیار بنانے کے لیے کوشاں ہیں۔ شاد مقامی حکومتی حکومتوں اور اس کے تحت منتخب ہونے والے نمائندوں خصوصاً خواتین کی صلاحیتوں اور استعداد کار کو بڑھانے کے لئے سرگرم عمل ہے۔ نچلی سطح پر خواتین کی حوصلہ افزائی کے لیے، شاد نے 2001 اور 2005 میں آزاد امیدوار کے طور پر بلدیاتی انتخابات میں حصہ لیا اور دیر لوئر میں 8 سال تک منتخب خاتون کونسلر کے طور پر خدمات انجام دیں۔ اشوکا لائف ٹائم فیلو اور ریگن فاسل ڈیموکریسی فیلو ہونے کیساتھ ساتھ، شاد امریکی محکمہ خارجہ کے انٹرنیشنل وومن آف کریج ایوارڈ اور وومنز ورلڈ سمٹ فاؤنڈیشن، جنیوا کی طرف سے دیہی زندگی میں تخلیقی صلاحیتوں کے لیے انعام کی وصول کنندہ بھی ہیں۔ شاد ایک ٹیڈ اسپیکر ہے اور انہوں نے 2018 میں اپنا پہلا باضابطہ ٹیڈ ٹاک دیا ۔ 2019 میں، شاد نے ویمن وائسز پاکستان کی بنیاد رکھی ہے، جو معاشرے کو مساوی اور انصاف پسند بنانے میں خواتین اور لڑکیوں کی کوششوں کو نمایاں کرنے، اور ان کی عملی شمولیت میں اضافے کے لیے مختلف سطحوں پر کوشاں ہے۔

اشاعت:

کاپی رائٹ ©2023، فریڈرک ایبرٹ اسٹفٹنگ پاکستان آفس
پہلی منزل، 66-W، جنید پلازہ، جناح ایونیو، بلیو ایریا
پی او بکس 1289، اسلام آباد پاکستان

مدیران:

ڈاکٹر نِیلس ہیگیوش | کنٹری ڈائریکٹر
سدرہ سعید | پروگرام کوآرڈینیٹر
فریڈرک ایبرٹ اسٹفٹنگ (ایف ای ایس)، پاکستان آفس

فون: 4 – 3391 280 51 92+

ویب سائٹ: pakistan.fes.de
فیس بک: @FESPakistanOffice
ٹوئٹر: @FES_PAK

مطبوعات کے حصول کے لئے: info.pakistan@fes.de

فریڈرک ایبرٹ اسٹفٹنگ کی جانب سے شائع کردہ تمام ابلاغی مواد کا تجارتی مقاصد کے لئے استعمال ادارے (ایف ای ایس پاکستان) کی تحریری رضامندی کے بغیر ممنوع ہے۔

فریڈرک ایبرٹ سٹفٹنگ (ایف ای ایس) جرمنی کی سب سے پرانی سیاسی فاؤنڈیشن ہے۔ اس کا نام جرمنی کے سب سے پہلے جمہوری منتخب صدر فریڈرک ایبرٹ کے نام پر رکھا گیا ہے۔ فریڈرک ایبرٹ سٹفٹنگ نے پاکستان میں اپنا نمائندہ آفس 1990 میں قائم کیا۔ ایف ای ایس ایک دوسرے کو سمجھنے کے لیے مکالمے کو آگے بڑھانے اور اپنے بین الاقوامی کاموں میں پرامن پیش رفت پر توجہ دیتی ہے۔ دنیا بھر میں سیاست، معیشت اور معاشرے میں سماجی انصاف ہمارے معروف اصولوں میں سے ایک ہے۔ پاکستان میں ایف ای ایس غور و فکر کے عمل اور عوام کو آگاہی کے ذریعے جمہوری کلچر کے فروغ کے لیے مختلف سرگرمیوں میں مصروفِ عمل ہے، معاشی اصلاحات اور محنت کشوں کے موثر ہونے اور امن و ترقی کے لیے حالیہ برسوں میں علاقائی تعاون کو مستحکم کرنے کے لیے سماجی انصاف کی وکالت کر رہی ہے اور اسے فروغ دے رہی ہے۔

ایف ای ایس کے زیر اہتمام شائع کردہ تمام مواد کا کمرشل بنیادوں پر استعمال ایف ای ایس کی تحریری رضامندی کے بغیر ممنوع ہے۔

pakistan.fes.de

آئی ایس بی این ISBN: 978-969-9675-50-8